بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۸۰

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: غلام نبی — یوم پنج شنبہ

| جلد ۳۰ | ۲ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش | ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۲ جولائی ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۵۱ |
|---|---|---|---|---|


قادیان ۳۰ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۹ بجے رات کی اطلاع مظہر ہے کہ دن کو حضور کی طبیعت اچھی رہی۔ لیکن اس وقت معدہ میں کچھ سوءِ ہضم کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں۔

حضرت اُمّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

آج دوپہر کو تھوڑی دیر خوب زور کی بارش ہوئی۔


روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ




## ملک میں بدامنی کے خطرات
## اور
## اُن کے انسداد کے متعلق پبلک کا اہم فرض

بدمعاش لوگ جن کا کام دوسروں کو لوٹنا اور ہر رنگ میں نقصان پہونچانا ہوتا ہے۔ عام حالات میں بھی اس قابل ہوتے ہیں۔ کہ تمام شریف اور امن پسند انسان ان کے خلاف زیادہ سے زیادہ مؤثر کارروائی کریں۔ ہمت اور جُرأت دکھائیں۔ ان کی ضرر رسانیوں سے بچنے کے لئے باقاعدہ انتظام کریں۔ اور جب کوئی موقعہ پیش آئے۔ تو ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ لیکن ایسے وقت میں جب دُنیا میں ایک خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ سارے ملک کی توجہ اس جنگ میں کامیابی حاصل کرنے اور جنگ کو اپنے سے دُور رکھنے پر لگی ہوئی ہے۔ لاکھوں انسان اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر میدانِ جنگ میں گئے ہوئے ہیں۔ حکومت اپنے تمام ذرائع اور تمام سامان جنگی ضروریات کے لئے وقف کئے ہوئے ہے۔ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ کسی امن شکن اور ظلم کیش انسان کو قطعاً اس بات کی اجازت نہ دی جائے۔ کہ وہ کسی کو اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنا سکے۔ اور ملک میں دہشت اور خوف پھیلانے کا موجب بن سکے۔

لیکن اگر کہیں کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے۔ تو پھر اس امر کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ مجرموں کو گرفتار کرانے میں ہر ممکن امداد دی جائے۔ اور ہر شخص اسے اپنا اہم فرض سمجھے۔ تاکہ ایسے فتنہ پرداز اور امن شکن لوگ جلد سے جلد کیفرِ کردار کو پہونچ کر دوسروں کے لئے عبرت کا موجب ہوں۔

حال میں شملہ کالکا ریلوے لائن پر اور لاہور کے سٹیشن پر جو واقعات ہوئے ہیں۔ انہوں نے اس قسم کے انتظام کی اہمیت اور ضرورت بہت زیادہ پیدا کر دی جائے۔ جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ دونوں واقعات اپنی نوعیت کے لحاظ سے کم از کم پنجاب کے لئے بالکل نئے ہیں۔ کالکا شملہ ریلوے لائن پر کالکا سے قریباً دو میل دور یہ حادثہ رات کے نو بجے رونما ہوا۔ جبکہ ظالم اور بے رحم ڈاکوؤں نے لائن پر پتھر رکھ کر گاڑی کو کھڑا کر لیا اور جب ڈرائیور لائن کو صاف کرنے کے لئے نیچے اُترا۔ تو گولی سے اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے مسافروں پر گولیاں چلائیں۔ اور ان میں سے کئی ایک کو ہلاک۔ اور مجروح کر کے لوٹ شروع کر دی۔ اور پھر جو کچھ ہاتھ آیا لے کر پہاڑیوں میں غائب ہو گئے۔ چونکہ مسافروں کے پاس اس حادثہ کی فوری اطلاع اسٹیشن پر پہونچانے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس لئے ڈاکوؤں کو روپوش ہونے کے لئے کافی موقعہ مل گیا۔ آخر ایک مسافر نے کالکا پہونچکر یہ اطلاع پہونچائی۔ اور پھر پولیس موقعہ پر پہونچی۔

دوسرا حادثہ جو لاہور ریلوے اسٹیشن پر وقوع پذیر ہوا۔ اس سے بھی زیادہ توجہ طلب ہے۔ کیونکہ پہلا حادثہ پہاڑیوں میں آبادی سے دُور ہوا۔ لیکن یہ ایک بہت بڑے اور آباد سٹیشن پر ہوا۔ جہاں پہرہ وغیرہ کا بہترین انتظام ہو سکتا ہے اور ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ اس موقعہ پر ڈاکو نہ صرف ناکام رہے۔ جانی اور مالی کوئی نقصان نہ پہونچا سکے۔ بلکہ گرفتار بھی کر لئے گئے۔ لیکن اس قسم کی جُرأت اور بے باکی اس خطرہ کا پتہ دے رہی ہے۔ جو ملک کے امن کو برباد کر سکتا ہے۔ اور جس کے انسداد کی طرف متوجہ ہونا نہ صرف حکومت کا بلکہ تمام پبلک کا بھی اہم فرض ہے۔ حکومت پنجاب کئی بار اعلان کر چکی ہے۔ کہ اندرونی امن قائم رکھنے کے لئے اور ہر قسم کی شرارت کرنے والوں کا انسداد کرنے کے لئے اس کے پاس کافی ذرائع ہیں۔ اور وہ قطعاً اس بات کی اجازت نہ دیگی۔ کہ صوبہ کے امن کو برباد کیا جائے۔ اب اس وعدہ کے ایفا کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

اور امید کی جاتی ہے۔ کہ حکومت اس بارے میں پوری سرگرمی دکھائے گی۔ اس کے ساتھ ہی پبلک کا بھی فرض ہے۔ کہ اس بارے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے۔ اور امن شکن لوگوں کے منصوبوں کو ناکام بنائے اور انہیں ظلم و ستم سے باز رکھنے کی پوری کوشش کرے۔

اس بارے میں سب سے بڑی دقت جو محسوس کی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ڈاکو چور اور قتل و غارت کرنے والے لوگ عام طور پر آتشیں اسلحہ سے مسلح ہوتے ہیں۔ لیکن پبلک میں سے شاذ ہی کسی کے پاس اسلحہ ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مقابلہ میں بہت دقت پیش آتی ہے۔ اور بہت کم لوگ سامنے آنے کی جُرأت کرتے ہیں۔ اس کے لئے اگر حکومت ہر جگہ قابل اعتماد۔ حوصلہ مند اور شریف لوگوں کے لئے اسلحہ مہیا کر دے۔ یا کم از کم انہیں اسلحہ رکھنے کی اجازت دے دے۔ تو ملک میں امن قائم رکھنے کے لئے بہت مفید ہوگا۔ ایسے لوگ جُرأت اور دلیری کے ساتھ ڈاکوؤں وغیرہ کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اور انہیں اپنے ناپاک مقصد میں ناکام بنا سکیں گے۔ چونکہ پولیس ہر جگہ موجود نہیں رہ سکتی۔ اور نہ ہر موقعہ واردات پر پہونچ سکتی ہے۔ اس لئے پبلک میں سے قابل آدمیوں کو اس بات کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ مناسب موقعہ روک تھام کر سکیں۔ اور اگر اس قسم کا انتظام ہر جگہ ہو جائے۔ تو پھر وارداتوں میں بھی بہت کمی آجائے گی۔ بہرحال یہ نہایت ضروری امر ہے کہ ملک کے امن کو قائم رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور ہر ممکن احتیاط برتی جائے۔

## ترانۂ بیداری

مسلماں کو ذرا بیدار کر دو

وہ دیں کی شان و شوکت مٹ چکی ہے  دلوں سے اب وہ ہیبت مٹ چکی ہے
نگاہوں کو وہی منظر دکھا کر  وہی پھر دورِ خوشی آثار کر دو
مسلماں کو ذرا بیدار کر دو

ذرا چھیڑو تو تبلیغی ترانے  وہی اسلام کے زریں فسانے
گزشتہ داستانیں پھر سنا کر  جو کاہل ہیں انہیں ہشیار کر دو
مسلماں کو ذرا بیدار کر دو

نقوشِ کفر و دہریت مٹا دو  در و دیوار بدعت کے ہلا دو
شرابِ معرفت کے خُم لنڈھا کر  اسے پھر سرخوش و سرشار کر دو
مسلماں کو ذرا بیدار کر دو

گھٹا پھر چھا گئی جور و جفا کی  دلوں کو لَو نہیں یادِ خُدا کی
انہیں آئینِ مذہب کے سکھا کر  اخوت کے علمبردار کر دو
مسلماں کو ذرا بیدار کر دو

لو جانبازی کی ساعت آ گئی ہے  وطن پر پھر ہلاکت چھا گئی ہے
ترانے پھر شرارہ بار گا کر  رباب و چنگ سب بے کار کر دو
مسلماں کو ذرا بیدار کر دو

جواں ہو احمدیت کے جواں ہو  شجاعت کی زمیں کے آسماں ہو
ذرا ایمان کی گردش میں آ کر  جہاں کو رشکِ صد گلزار کر دو
مسلماں کو ذرا بیدار کر دو  ثاقب زیروی

## تعزیتی خطوط اور ہمدردیوں کا شکریہ

انسان فانی ہے۔ اور ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس عارضی سفر کے بعد اپنے مبداء حقیقی سے جا ملے۔ لیکن دنیوی تعلقات سے مفارقت، عزیزوں، رشتہ داروں کے لئے حزن و ملال کا باعث ہوتی ہے۔ اور یہی وہ موقعہ ہوتا ہے، جب انسانی ہمدردی کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے، غمزدہ کی تسکین سے یہ محسوس ہوتا ہے۔ کہ مرنے والے کی خوبیاں اور نیکیاں اثر رکھتی ہیں۔ زبدۃ الحکماء حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار مرحوم کے محاسن و اخلاق ایسے تھے۔ کہ ان کا اثر انسان کے قلب پر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور آج مجھے ان کی مفارقت کے باوجود ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ کہ میرے بہت سے بھائی بہنیں موجود ہیں، جو اس صدمہ جانکاہ میں میرے شریک ہیں۔ میں ان ہمدردیوں کا جو کرم فرمایا گیا

ہے کے شکریہ کے لئے الفاظ نہیں پاتی جو میرے ساتھ کی گئیں۔ میرے جذبات غم و الم سے پُر ہیں۔ خطوط کے جواب اور رسمی الفاظ کے استعمال سے اپنے آپ کو قاصر پاتی ہوں۔ اس لئے بھائیوں اور بہنوں کے حق میں دعا گو ہوں، کہ خدا تعالیٰ انہیں اس کا اجر نیک دے۔ اہلیہ زبدۃ الحکماء جناب حکیم میر سعادت علی صاحب منصبدار مرحوم حیدر آباد دکن

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

## تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو

"جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے۔ وہ بے باک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے۔ کہ ایک پُر زور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رُخ کیا ہے۔ یا اس کے گھر اردگرد آگ لگ چکی ہے۔ اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے۔ تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو۔ سو تم آنکھیں کھولو۔ اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے۔ چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو۔ جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو۔ اور سانپ کی طرح مت بنو۔ جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے۔ موت کو یاد رکھو۔ کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے۔ اور تم اس سے بے خبر ہو۔ کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ۔ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے۔ کہ خود پاک ہو جائے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے۔ واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے وہ دعا ہے جو تسبیح تحمید تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے۔ اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو" (کشتی نوح)

## اعلانِ بیعت

میں نے ایک دوست کے کہنے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند کتب کا مطالعہ کیا۔ اور پھر قادیان گیا۔ جہاں دو تین دن حالات کا مطالعہ کرتا رہا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگی۔ کہ اے مالک حقیقی اگر یہاں کوئی فتنہ ہے۔ تو میں تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ تو مجھے اپنے فضل اور رحم سے بچا۔ اور اگر تیری رحمت کی جائے نزول ہے۔ تو اے میرے رب میں بے نصیب نہ رہوں۔ آخر ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء کو میں مہمان خانہ میں سویا ہوا تھا۔ کہ ظہر کی اذان ہوئی۔ اور میں جاگا۔ اس وقت یہ الفاظ میرے دل میں ڈالے گئے "بلدۃ طیبۃ و رب غفور"۔ نیز میری رُوح میں بے اختیارانہ شگفتگی اور لذت پیدا ہو گئی۔ اسی دن میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ الحمد للہ

خاکسار محمد ابراہیم نائب مدرس کوٹلی امیر علی ضلع سیالکوٹ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان ہوتا ہے۔ مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

# آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ دربارۂ آزادیٔ مذہب

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کسی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالاتِ زندگی دریافت کئے۔ آپ نے فرمایا۔ کان خلقہ القرآن۔ یعنی قرآن کریم کی ایک ایک آیت آپ کی زندگی کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا ورق ہے۔ اس اصل کے ماتحت جب ہم قرآن کریم سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ نے مذہبی آزادی کے متعلق کیا تعلیم دی اور اس بارے میں آپ کا کیا طریق عمل رہا۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ دُنیا میں آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ رائے کے سب سے بڑے علمبردار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی تھے۔ اور اس بارے میں آپ نے جو کوششیں فرمائیں۔ دُنیا کی تاریخ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ قرآن کریم آپ کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ھُوَالذی بَعَثَ فی الاُمّیّین رسُولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہ ویُزکّیھم ویعلّمھم الکتاب والحکمۃ۔ اس آیت میں آپ کی بعثت کی چار غرضیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) خدا کا کلام لوگوں کو پڑھ کر سُنائے۔ (۲) انہیں پاک کرے۔ (۳) انہیں کتاب سکھائے۔ اور (۴) انہیں سمجھ اور دانائی کی باتیں سکھائے۔ یہ چاروں اغراض ایسی ہیں۔ جنکی بنیاد اخلاقِ فاضلہ پر ہے اور ان کمالات کو وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں۔ جو پُورے انشراح کے ساتھ آپ کی اطاعت میں ہوں۔ اور اس میں جبر کا شائبہ تک نہ ہو۔ غرض یہ آیت بتاتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دُنیا سے اپنی تعلیم منوانے کے لئے اپنے ساتھ دو چیزیں لائے تھے۔ (۱) خلقِ عظیم اور (۲) جذب وصدق سے بھرپور تعلیم۔ جو اپنی سچائی کے دلائل سے مالا مال ہے۔ آپ کے خلق کے متعلق خدا تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ انّک لعلیٰ خلقٍ عظیم۔ کہ آپ بہت بڑے خلق کے مالک ہیں۔ خدا تعالےٰ نے

جہاں تبلیغِ حق کے لئے آپ کو ان ذرائع سے کام لینے کا حکم دیا۔ وہاں یہ بھی فرمایا لَستَ علیھم بمُسیطر۔ کہ آپ کو ان پر داروغہ بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ کہ ان سے اپنی بات زبردستی منوانے کی کوشش کریں۔ ایک اور جگہ فرمایا۔ انّک لا تھدی من احببت ولٰکنّ اللّٰہ یھدی من یشاء۔ کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ایسی تعلیم جو یقینی فوائد پر مشتمل ہے۔ لوگوں سے بہرحال منوانی چاہیئے۔ تو یہ آپ کے بس کی بات نہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا۔ وان احدٌ من المشرکین استجارک فاجرہ حتّٰی یسمع کلام اللّٰہ ثمّ ابلغہ مأمنہ۔ کہ اگر کوئی مشرک تبلیغ سُننے کے لئے امن کا یقین چاہے۔ تو اُسے یقین دلا دیں۔ اور اسلام کی تعلیم سنانے کے بعد اُسے اپنے ٹھکانے میں پہونچا دیں۔ یہ اجازت نہیں۔ کہ اسے تسلیم پر مجبور کیا جائے۔

یہ آیات اس بات کا واضح ثبوت ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کی تبلیغ میں کبھی کوئی ایسا طریق اختیار نہیں فرمایا۔ جو کسی طرح جبر کا رنگ اپنے اندر رکھتا ہو۔ بلکہ جب بحالاتِ مجبوری آپ کو اپنے مخالفین سے جنگ کرنی پڑی۔ تو اس کی غرض بھی یہی تھی۔ کہ مخالفین کی سرگرمیاں مذہبی آزادی میں رخنہ انداز ہو رہی تھیں۔ چنانچہ فرمایا۔ وقاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلّہ للّٰہ۔ مخالفین سے لڑو۔ یہاں تک کہ فتنہ فرو ہو جائے اور مذہب کا اختیار کرنا صرف اللہ کی خاطر ہو اور اس معاملہ میں ہر قسم کا دباؤ مٹ جائے۔ اس آیت سے وہ حدیث بھی حل ہو جاتی ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اُمرت ان اُقاتل الناس حتّٰی یقولوا لا الٰہ الّا اللّٰہ یعنی مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان سے لڑوں جو مذہب کے معاملہ میں جبر کو جائز سمجھتے ہیں۔

تاکہ لوگوں کو خداوند تعالےٰ کی واحدانیت کو تسلیم کرنے میں پوری پوری آزادی حاصل ہو چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن فتنہ پرداز لوگوں کے خلاف جنگ کی۔ اور آخر ان کو صُلح کی طرف مائل ہونا پڑا۔ اور وُہ تاریخی صلح قرار پائی جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے تو باوجود اس کے کہ صلح کی شرائط میں بعض شرطیں ایسی بھی تھیں۔ جن کی آڑ میں وُہ بہت کچھ جبر کر سکتے تھے۔ اور کرتے رہے۔ تاہم نسبتاً جبر میں کمی آ گئی۔ اور لوگ کثرت کے ساتھ اسلام میں داخل ہونے لگ گئے۔ اور اسلام کو غیر معمولی ترقی حاصل ہُوئی۔

غرض تاریخ اسلام میں ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ جن سے نہایت صفائی کے ساتھ واضح ہوتا ہے۔ کہ اسلام میں نہ صرف جبر کو جائز نہیں رکھا گیا۔ بلکہ جو لوگ جبر سے کام لیتے تھے۔ ان کا سختی کے ساتھ مقابلہ کیا گیا۔ اور جتنے لوگ بھی اس زمانہ میں مسلمان ہُوئے۔ وُہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلق عظیم اور اسلام کے حسن باطنی کی تلوار سے گھائل ہو کر مسلمان ہُوئے۔ اُن کے اسلام میں کسی قسم کے تشدد کو دخل نہ تھا۔

خاکسار۔ ملک سیف الرحمن واقف تحریک جدید

# اِمکانِ نبوّت بعد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان خاتم النبیین کو دُنیا میں جس رنگ میں پیش فرمایا ہے۔ جہاں اس کی تائیدات قبل زمانہ بعثت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہیں۔ وہاں بعد زمانہ بعثت اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کے قلموں سے جو ہمارے مخالفین کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ ایسی تحریرات پیش کرا رہا ہے۔ تاکہ حق پسند لوگ تسلیم کریں۔ کہ صحیح شان ختم نبوت وہی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائی۔ اور جو یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دُنیا میں ایسے انبیاء آسکتے ہیں۔ جو غیر تشریعی ہوں۔ اور جنہوں نے سب کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے طفیل پایا ہو۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

دِگر اُستاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ

وُہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

اس کی تائید میں ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے۔ "فخر قوم ملا عبدالقیوم کی یاد میں مجلۂ نظامیہ کا خصوصی شمارہ" کے نام سے ایک کتاب "ادارۂ ترقی تعلیم اسلامی حسینی علم حیدرآباد" نے شائع کی ہے جس کا اکثر مواد صاحب موصوف کے فرزند مولوی عبدالباسط صاحب ناظم عدالت ضلع رائچور نے فراہم کر کے دیا ہے۔ جو اس وقت بقید حیات ہیں۔ کتاب کے پڑھنے اور عام شہرت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صاحب موصوف ایک جیّد عالم اور کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اور ان کے انتقال پر مولوی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور و مولانا الطاف حسین صاحب حالی و سید فضل حسن صاحب حسرت موہانی مولوی عبدالحی صاحب ندوۃ العلماء و مقامی اخبارات و مدراس و دیگر صوبجات کے اخبارات نے تعزیت نامے لکھے تھے۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۷۷ پر چھٹا خط موسومہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب شیروانی المخاطب نواب صدر یار جنگ رئیس علیگڑھ" شائع ہُوا ہے۔ جس میں لکھا ہے :- "میرا مسلک تو یہ ہے۔ کہ دُنیا کی تمام مجلسیں قابل ہمدردی ہیں اور سب کے ساتھ ہمدردی کرنا چاہیئے۔ گو بعض اُمور ان مجالس کے قابل اعتراض بھی ہوں۔ اگر اعتراض ہمدردی کی جہت سے ہو تو کیا بُرا ہے کمال مطلق اور محض خیر سوائے ذات باریتعالےٰ کے اور کس میں پایا جا سکتا ہے دائرہ امکان نور و ظلمت کا مجموعہ ہے۔ اور اسی وجہ سے خیر و شر ہر ایک وجود امکانی میں ضرور پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے بعثتِ انبیاء و مجددین و حکماء و اولیاء کی ہر وقت ضرورت در پیش رہی ہے۔ اور رہے گی"

# کتاب "شہادۃ القرآن" کے ایک حوالہ کے متعلق ضروری نوٹ

مجلس خدام الاحمدیہ نے اس دفعہ امتحان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "شہادت القرآن" مقرر کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ کتاب چونکہ ابتدائی زمانہ اور تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی ہے۔ اس لئے کتاب "شہادۃ القرآن" کے ایک حوالہ مندرجہ ص۲۳ (پرانے ایڈیشن کے ص۲۷) کے متعلق حسب ذیل نوٹ شائع کیا جا رہا ہے۔ تمام امیدواران امتحان کو اس کا مطالعہ بھی ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ یہ نوٹ بھی امتحان میں شامل ہے۔ تمام قائدین کرام اور پریذیڈنٹ صاحبان کو چاہیئے کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر اس نوٹ کے سنانے کا انتظام کریں۔ امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۶ جولائی بروز اتوار ہوگا۔ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر احباب کو اس میں کثرت سے شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(نوٹ) بعض وجوہ کی بناء پر یہ مضمون بجائے یکم جولائی کے ۲ جولائی کے اخبار میں شائع ہو رہا ہے۔ (خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "شہادت القرآن" کے ص۲۷ (موجودہ ایڈیشن کے ص۲۳ پر) فرماتے ہیں۔ "جس طرح حضرت مسیح حضرت موسٰے علیہ السلام سے قریباً چودہ سو برس بعد آئے۔ اس مسیح موعود (مسیح محمدی ناقل) نے چودھویں صدی کے سر پر ظہور کیا۔ اور محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ سے انطباق کلی پا گیا۔ اور اگر یہ کہا جائے۔ کہ موسوی سلسلہ میں توحمایت دین کے لئے نبی آتے رہے۔ اور حضرت مسیح بھی نبی تھے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرسل ہونے میں نبی اور محدث ایک ہی منصب رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے نبیوں کا نام مرسل رکھا۔ ایسا ہی محدثین کا نام بھی مرسل رکھا۔ اسی اشارہ کی غرض سے قرآن شریف میں وقفّینا من بعدہٖ بالرسل آیا ہے۔ اور یہ نہیں آیا کہ قفّینا من بعدہٖ بالانبیاء۔ پس یہ اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ رسل سے مراد مرسل ہیں۔ خواہ وہ رسول ہوں یا نبی ہوں یا محدث ہوں۔ چونکہ ہمارے سید و رسول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے شریعت میں نبی کے قائمقام محدث رکھے گئے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تحریر میں اپنے تئیں محدث کی حیثیت میں پیش فرمایا ہے۔ لیکن اس کے بعد جلد ہی آپ نے اپنے تئیں نبی کی حیثیت میں پیش فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

(۱) خدا تعالےٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضۂ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا" (حقیقۃ الوحی ص۱۵۴)

(۲) "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

(۳) "میں رسول اور نبی ہوں۔ یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے وہ آئینہ ہوں۔ جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے" (نزول المسیح ص۳ حاشیہ)

(۴) "دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنے کے لئے ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آئے۔ تا اس نبوت عالیہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت ناقل) کی کسر شان نہ ہو" (نزول المسیح حاشیہ ص۱۴)

(۵) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں" (آخری خط مندرجہ اخبار عام ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء)

(۶) "اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے۔ اور ایک وہ بھی ہوا جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۲۸)

(۷) "ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ . . . . . . بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۸) "اگر خدا تعالےٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے" (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

(۹) "اے غافلو تلاش تو کرو شائد تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو" (تجلیات الٰہیہ ص۹)

(۱۰) جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔

تلک عشرۃ کاملۃ

مندرجہ بالا دس حوالوں سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں دنیا کے سامنے نبی کی حیثیت میں پیش کیا ہے۔ اسی طرح حضور نے خاتم النبیین کی تشریح میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ

(۱) "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۹۷)

(۲) "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے۔ کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں۔ کہ ایک تو تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں۔ اور نہ کوئی ایسا نبی ہے۔ جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے۔ وہ انہی کے فیض اور انہیں کے وساطت سے ملتا ہے۔ اور بلکہ وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی"۔ (چشمۂ معرفت ص۹)

(۳) "ماحصل اس آئت کا یہ ہوا۔ کہ نبوت گو بغیر شریعت ہو اس طرح پر تو منقطع ہے کہ کوئی شخص براہ راست مقام نبوت حاصل کر سکے۔ لیکن اس طرح پر ممتنع نہیں۔ کہ وہ نبوت چراغ نبوت محمدیہ سے مکتسب اور مستفاض ہو" (ریویو مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی ص۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریروں اور اعلانات میں اور شہادۃ القرآن کی تحریر میں بظاہر جو تناقض موجود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر آپ کی نبوت کی تعریف کے متعلق تدریجاً انکشاف فرمایا۔ چنانچہ گو خدا تعالےٰ نے آپ کو شروع دعوےٰ میں ہی نبی اور رسول کہا تھا۔ مگر آپ اس کی تاویل فرماتے رہے۔ اور اس سے مراد محدث لیتے رہے۔ چونکہ آپ رسمی عقیدہ کے ماتحت سمجھتے تھے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا۔ اور کوئی امتی مقام نبوت حاصل نہیں کرسکتا۔ مگر جب آپ پر خدا تعالےٰ کی طرف سے کامل انکشاف ہو گیا۔ تو آپ پر ختم نبوت کے معنی بھی کھل گئے۔ اور آپ نے یہ تاویل ترک کر کے صراحتاً نبی کا نام اختیار فرما لیا چنانچہ آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی ص۱۵۰ پر فرماتے ہیں۔

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا۔ کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے۔ اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے۔ اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا۔ تو میں اسکو جزوی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالےٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ تو اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا۔ اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا۔ مگر اس طرح سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"

اور ص۱۵۰ پر فرماتے ہیں۔

"خلاصہ یہ کہ میری کلام میں کچھ تناقض نہیں میں تو خدا تعالےٰ کی وحی کا پیروی کرنے والا ہوں۔ جب تک مجھے اس سے علم نہ ہوا۔ میں وہی کہتا رہا جو اوائل میں میں نے کہا۔ اور جب مجھ کو اس کی طرف سے علم ہوا۔ تو میں نے اس کے مخالف کہا میں انسان ہوں مجھے عالم الغیب ہونے کا دعوےٰ نہیں

# خوردہ (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے کٹک کے جلسہ سے فارغ ہو کر تبلیغی وفد ۹ جون شہر خوردہ میں پہنچا۔ اور ۱۰ جون کو وہاں کی جماعت کے مخلص احباب مولوی سید فضل الرحمن صاحب بی۔ اے۔ اور سید منظور احمد صاحب نے جلسہ کا انتظام کیا۔ جلسہ شام کے ۶ بجے کلب ہال میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر بابو نواین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جناب ایس۔ ڈی او صاحب۔ سیکنڈ آفیسر صاحب سب رجسٹرار صاحب اور اعلےٰ تعلیم یافتہ بنگالی ہندو۔ کرسچن اور مسلمان شامل ہوئے۔ پہلے مہاشہ محمد عمر صاحب نے اس موضوع پر کہ "حضرت کرشن احمدی نقطہ نگاہ سے" قریباً آدھ گھنٹہ تقریر کی جسے حاضرین نے نہایت توجہ سے سُنا۔ اور بہت پسندیدگی کا اظہار کیا۔ دوسری تقریر الحاج مولوی محمد سلیم صاحب نے Inter National unity کے موضوع پر قریباً پون گھنٹہ انگریزی اور اردو میں نہایت مدلل اور دلچسپ کی جس کو حاضرین نے نہایت شوق اور گہری توجہ سے سُنا۔ بعض غیر احمدی اور عیسائی بھی جو خلل ڈالنے کے ارادہ سے آئے تھے۔ تقریر کی روانی اور فاضل مقرر کی خوش بیانی سے ایسے متأثر ہوئے۔ کہ کوئی مخالفانہ حرکت نہ کی۔ آخر میں صاحب صدر نے پبلک کو سوالات کرنے کا موقعہ دیا۔ جس پر ایک عیسائی اور ایک مسلمان نے سوالات کئے۔ جن کے جوابات مولوی صاحب نے ایسے تسلی بخش دئیے۔ کہ سائل کی تسلی کے علاوہ جناب صدر صاحب اور جناب ایس۔ ڈی۔ او صاحب بھی خوش ہو گئے۔ آخر میں جناب صدر نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ ایسی تقریروں کی آج اشد ضرورت ہے۔ اور ایسے پاکیزہ خیالات اور اعلیٰ تعلیم جو کہ کل دنیا کی ہمدردی اور امن پر مشتمل ہے۔ سُن کر ہمیں نہایت خوشی ہوئی۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ ایسے جلسوں میں زیادہ کامیابی ہو۔ راقم۔ قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ

# لیگوس میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کیلئے اپیل!

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید۔

برادران جماعت احمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تعالےٰ کی بیشمار رحمتیں اور درود ہوں اس مقدس ذات پر جس کے حق میں لولاک لما خلقت الافلاک کی وحی آیا۔ اور جس کے ذریعہ خدائے قدوس نے بحر و بر کو روشنی بخشی۔ پھر اللہ تعالےٰ کی بے شمار رحمتیں ہوں۔ اس کے مسیح پر جس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا نور اس زمانہ میں پھر سے دنیا کی تنویر کا موجب ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ کی لاانتہا رحمتیں ہوں خدا کے موعود خلیفہ حضرت محمود پر جو اس پر خطر ایام میں کشتی اسلام کو ایک نہایت متلاطم سمندر میں سے سلامتی کے کنارہ کی طرف لئے جا رہا ہے اور اللہ تعالےٰ کی ان گنت رحمتیں ہوں خدا کے مسیح کی اس جماعت پر جو اس زمانہ میں جبکہ دنیا سے

ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

کی مصداق ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ کے دین کی راہ میں ہر قسم کی قربانیاں بجا لا رہی ہے۔

برادران! میں ان سطور کے ذریعہ ایک بار پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ جن احباب نے تحریک تعمیر مسجد نائیجیریا میں ابھی تک حصہ نہیں لیا۔ یا وعدہ کیا ہے مگر ابھی تک اس کو ایفا نہیں کیا۔ وہ جلدی کریں۔ میں اس وقت آپ کو یہ خوشخبری بھی سناتا ہوں۔ کہ میں نے اس جگہ یہ زمین کا ایک قطعہ مسجد کی تعمیر کے واسطے خرید لیا ہے۔ جس پر ایک عمارت ایسی بنی ہوئی ہے کہ ہم اس میں مناسب ترمیم کے بعد فی الحال جبکہ سامان تعمیر بہت گراں ہے۔ بلکہ ملتا ہی نہیں۔ اسے مسجد کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس زمین اور مسجد پر ہمارے سو اچھ سو پونڈ خرچ آئے ہیں۔ یعنی آٹھ ہزار روپیہ سے کچھ اوپر۔ اس رقم میں سے اڑھائی ہزار سے کسی قدر زیادہ ہمیں قادیان سے آیا ہے۔ چار ہزار کے قریب ہم نے یہاں چندہ کیا۔ اور دو ہزار کے قریب قرض اٹھا کر زمین اور عمارت کی قیمت ادا کر دی ہے۔ الحمد للہ۔ اب یہ دو ہزار قرض ہم نے واپس دینا ہے۔ اور ایک ہزار کے قریب ہمیں اس عمارت میں ترمیمات کے لئے چاہئیے۔ گویا کم و بیش تین ہزار روپیہ کی ہمیں ابھی شدید حاجت ہے۔ اگر آپ احباب پانچ ہزار کی رقم پوری کر دیں۔ جس کی تحریک ناظر صاحب بیت المال کر چکے ہیں۔ تو ہماری یہ مشکل بفضلہ فوراً حل ہو جائے۔ پس آپ ہمت کریں۔ اور خدا کی راہ میں خرچ کر کے اس کی برکات سے اپنے دامن بھر لیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو ہمت اور توفیق عطا کرے۔ کہ آپ اس غریب الوطن کی آواز پر لبیک کہہ سکیں۔ والسلام۔

آپ کا خادم۔ خاکسار فضل الرحمن حکیم عفی عنہ
مبلغ و امیر جماعت ہائے نائیجیریا۔



# وزیرآباد میں جماعت احمدیہ کا دوسرا جلسہ

چونکہ اہل حدیثوں کو ہمارے ۲۰ جون کے جلسہ میں جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم کے مقابل پر کافی ندامت و خفت اٹھانی پڑی۔ اس لئے انہوں نے ۲۲ جون کو پھر ہمارے خلاف ایک جلسہ کیا۔ جس میں مولوی احمد دین صاحب گکھڑوی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات۔ الہامات۔ پیشگوئیوں۔ اور حضور کی ذات بابرکات پر لغو اعتراضات دہرائے۔ ان کے جواب میں دوسرے ہی دن ہم نے بھی جلسہ کیا۔ جس میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے جملہ اعتراضات کے جوابات دینے شروع کئے ہی تھے۔ کہ غیر احمدیوں نے شور مچانا شروع کر دیا۔ اس سے انہیں منع کیا گیا۔ تو انہوں نے روڑے مارنے شروع کر دئیے۔ جس پر ہم نے اور بعض غیر احمدی شرفاء نے بھی انہیں سختی سے روکا۔ آخر وہ باز آ گئے۔ تو جناب مولوی صاحب نے تمام اعتراضات کے نہایت مدلل۔ عام فہم۔ اور بالوضاحت جواب دئیے۔

ان کی تقریر کے بعد خاکسار نے پبلک کو بتایا۔ کہ موجودہ زمانہ میں اہلحدیثوں کا ہمارے خلاف جلسے کرنا سراسر شرارت اور اپنی شہرت حاصل کرنے کی غرض سے ہے۔ کیونکہ اگر یہ سب کارروائی نیک نیتی پر مبنی ہو۔ تو ہمارے ساتھ تمام اختلافی مسائل پر تحریری مناظرہ کیوں نہیں کرتے۔ اور اگر ان میں ہمت ہے۔ تو ہمارا یہ چیلنج اب بھی قائم ہے اسے منظور کریں۔ آخر پونے دو گھنٹے کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

عبدالرحمن صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ وزیرآباد

# جماعتہائے صوبہ سرحد توجہ فرمائیں!

پراونشل سیکرٹری تعلیم و تربیت صوبہ سرحد کی رپورٹ میں ہے۔ کہ باوجود توجہ دلانے کے جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد باقاعدگی سے انہیں رپورٹ ماہواری نہیں بھجواتیں۔ اگر یہ درست ہے۔ تو یہ امر افسوسناک ہے۔ اگر عہدیداران کو رپورٹ نہ بھجوائی جائیگی۔ تو انہیں کس طرح معلوم ہو گا کہ جماعتوں کی تعلیمی و تربیتی حالت کیسی ہے، اور وہ مرکز میں کیا رپورٹ دے سکتے ہیں۔ اس لئے تمام جماعتہائے احمدیہ

# رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ تبلیغ ھ ۱۳۲۱ش

## شعبہ ذہانت و صحت جسمانی

مرکز کے زیر انتظام دو جگہ قادیان میں ورزش کا کام جاری رہا۔ حسب ذیل محلہ جات میں سے اراکین ورزش کیلئے آتے رہے۔ دار العلوم دارالبرکات شرقی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالرحمت دارالفتوح۔ دارالبرکات۔ دارالفضل۔ مسجد مبارک اور بورڈنگ تحریک جدید۔

**بیرونی مجالس** کیرنگ۔ اوڑ۔ امرتسر۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔ کانپور۔ گوکھووال سونگھڑہ دہلی۔ لاہور۔ گھٹیالیاں۔ کریام۔ بسیدوالا۔ حیدر آباد لائل پور۔ ان مجالس میں اراکین ورزشوں میں حصہ لیتے رہے۔ لاہور کی مجلس کا ٹرپ راوی پر ہوا جس میں سونگھنا۔ چکھنا۔ بینائی۔ کبڈی۔ بلند آواز۔ گولہ پھینکنا۔ رسہ کشی وغیرہ کے مقابلے ہوئے اور اول دوم رہنے والوں کو انعام دیا گیا۔

## شعبہ اطفال

**مقامی مجالس**:۔ دارالصحۃ میں بچوں کو نماز اور دعائیں یاد کرائی گئیں۔ دارالبرکات شرقی:۔ اطفال نمازوں میں شریک ہوتے رہے۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ اطفال جنازوں میں شریک ہوتے رہے اور جلسوں میں باقاعدہ شریک ہوتے رہے۔ دارالرحمت:۔ نمازوں میں باقاعدگی رہی۔ دارالبرکات۔ اطفال نماز باجماعت ادا کرتے رہے اور سیکرٹری کا انتخاب بھی کرایا گیا۔ دارالفضل میں نماز باجماعت کی روح پیدا کرنے کی سعی کی گئی۔ بیس بچوں نے انگریزی بال نہ رکھنے کا عہد کیا۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ مسجد مبارک:۔ دارالانوار۔ دارالشیوخ میں اطفال باقاعدگی سے نمازوں میں شامل ہوتے رہے۔

**بیرونی مجالس**:۔ کیرنگ:۔ نمازوں میں باقاعدگی رہی۔ شام کو پڑھائی کا انتظام بھی رہا۔ اوڑ۔ ارکان اسلام اور نماز کی تلقین کی گئی۔ نماز کا ترجمہ سکھایا گیا۔ شریف پورہ امرتسر:۔ اطفال اوسطاً تین کی تعداد میں نماز میں حاضر ہوتے رہے چک ۹۹ شمالی سرگودہا۔ ورزشی مقابلہ کرایا گیا سرگودھا۔ اطفال نمازوں میں حاضر ہوتے رہے لاھور:۔ اطفال نمازوں میں شریک ہوتے رہے۔ اور نہ آنے والوں کے گھر جاکر تلقین کی۔ اور ایک فقیر کے بچہ کو کرتہ دیا گیا۔ داتا زید کا:۔ ۱۵ اطفال کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا رہا۔ چک ۱۱ جنوبی سرگودہا۔ قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا جاتا رہا۔ کریام۔ اطفال امتحان میں شریک ہونے کی تیاری کرتے رہے۔ گجرات بچوں کی فہرست تیار کی گئی۔ جلسے کرائے گئے تقریروں کا مقابلہ کرایا گیا۔ بسیدوالا:۔ اطفال کے اجلاس ہوتے رہے۔ نمازوں میں باقاعدگی رہی۔ اور ورزش بھی کرائی گئی۔

**مرکزی مساعی**:۔ بچوں کو آخر اپریل میں ہونے والے امتحان میں ترغیب دلائی گئی۔ مربیان اطفال مقرر کئے گئے۔ ہفتہ وار اجلاس ہر جمعہ کو کرائے گئے۔ امتحان منعقدہ ۳۱ جنوری ۱۹۴۲ء کا نتیجہ شائع کرایا گیا۔

## شعبہ ایثار و استقلال

مسجد مبارک میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ خوش کن نتائج پیدا ہوئے۔ مندرجہ ذیل مجالس نے استقلال پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چک ۱۱ا۔ کیرنگ۔ اوڑ۔ شریف پورہ امرتسر چک ۹۹۔ کانپور۔ کراچی۔ گوکھووال سونگھڑہ آگرہ۔ دہلی۔ جہلم۔ لاہور۔ داتا زید کا۔ کریام گھٹیالیاں۔ گجرات۔ بسیدوالہ۔ حیدر آباد اور لائل پور۔

## شعبہ مال

**مرکزی حسابات**:۔

| | روپے | آنے | پائی |
|---|---|---|---|
| بقایا از ماہ صلح | ۱۲۴ | ۱۴ | ۰ |
| آمد ماہ تبلیغ | ۱۳۶ | ۱۵ | ۹ |
| میزان کل آمد | ۲۶۱ | ۱۳ | ۹ |
| برآمد ماہ تبلیغ | ۱۶۳ | ۰ | ۰ |
| بقایا برائے ماہ امان | ۹۸ | ۱۳ | ۹ |

**حسابات مجالس مقامی**:۔

| | روپے | آنے | پائی |
|---|---|---|---|
| بقایا از ماہ صلح | ۱۲۶ | ۱ | ۶ |
| آمد ماہ تبلیغ | ۹ | ۳ | ۳ |
| میزان | ۱۳۵ | ۵ | ۳ |
| خرچ | × | | |

**عمارت فنڈ**:۔

| | روپے | آنے | پائی |
|---|---|---|---|
| آمد سابقہ تا ماہ صلح | ۳۲۶۶ | ۱۵ | ۰ |
| آمد ماہ تبلیغ | ۷۲ | ۱۳ | ۰ |
| میزان | ۳۳۳۹ | ۱۲ | ۰ |

## شعبہ تجنید

حسب ذیل مقامات سے رپورٹ فارم ہائے رکنیت موصول ہوئیں:۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| سرگودہا | ۱۱ عدد | اوڑ | ۲ عدد |
| نئی دہلی | ۱ ” | سیرپور خاص | ۱ ” |
| گجرات | ۱ ” | کراچی | ۴ ” |
| جہلم | ۲ عدد | لائل پور | ۴ عدد |
| داتا زید کا | ۱ ” | بورڈنگ مدرسہ احمدیہ | ۶ عدد |
| چک ۹۹ | ۱ ” | | |

**مرکزی کارگذاری**:۔ اس ماہ میں چار اجلاس مجلس عاملہ مرکزیہ کے اور ایک ماہانہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ دوران ماہ میں حسب ذیل تفصیل سے اخراجات مرکزی دفتر کی ضروریات کے لئے ہوئے۔

| | روپے | آنے | پائی |
|---|---|---|---|
| عملہ | ۳۷ | ۹ | ۳ |
| ڈاک | ۱۰ | ۰ | ۰ |
| متفرق و سٹیشنری | ۱۸ | ۱۳ | ۹ |
| میزان | ۶۶ | ۷ | ۰ |

**خط و کتابت**:۔

| | |
|---|---|
| آمد ڈاک لوکل | ۳۴۷ |
| ” ” بیرون | ۱۶۶ |
| روانگی ڈاک ” | ۸۳ |
| ” ” لوکل | ۳۳۲ |

خلیل احمد جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# استقلال

باقاعدگی اور استقلال ایک ایسی برکت ہے جس کے باعث کامیابی اور ترقی کے راستہ میں حائل ہونے والی مشکلات آسان سے آسان تر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ استقلال کیساتھ کئے جانے والے کام کی قدر ہمارے خدا کے نزدیک بھی بہت بلند ہے۔ کیونکہ جہاں بے قاعدگی سے کیا جانے والا کام وقتی جوش اور عارضی جذبہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔ وہاں مستقل مزاجی سے کیا جانیوالا کام ہمارے کیریکٹر کو مضبوط بناتا ہے۔ اور اس کا اثر ہمارے نفس پر ایک دائمی اثر ہوتا ہے۔ وہ مجلس جو باقاعدگی کے ساتھ نصف گھنٹہ روزانہ ہفتہ میں چار بار کام کرتی ہے۔ اور سارا مہینہ استقلال دکھاتی ہے اُسکا کام اس مجلس سے کہیں زیادہ ممتاز اور بابرکت ہے۔ جو مہینہ میں صرف ایکبار کام کرے خواہ دس بارہ گھنٹہ تک پس مجالس خدام الاحمدیہ اپنے اندر مستقل باقاعدگی کو پیدا کریں۔ نہ کہ وقتی جوش کو۔ کہ لمبے کام مسلسل کوششوں کو چاہتے ہیں۔ اور ہمارے سامنے جو کام ہے وہ بھی ہماری باقاعدگی اور مستقل مزاجی

# شہری آبادی کیلئے شناخت کی ٹکلیاں

ہوائی حملوں کے سلسلہ میں شہری آبادی کیلئے شناخت کی ٹکلیاں جاری کرنے کے متعلق حکومت ہند نے جو اسکیم تیار کی تھی اُسے متعدد صوبوں نے منظور کر لیا ہے۔ حکومت ہند ٹکلیوں کو مرکزی طور پر تیار کرا کے صوبائی حکومتوں کو بڑی تعداد میں بھیج رہی ہے۔ شخصی شناخت کا یہ طریقہ ان ممالک میں عام ہے جن پر ہوائی حملے ہونے کا اندیشہ ہے۔ اگر یہ ٹکلیاں ہوائی حملوں کا شکار ہونے والوں کے متوسلین کے پاس موجود ہوں۔ تو انہیں معاوضہ یا پنشن ملنا یقینی ہو جاتا ہے۔ ٹکلیاں نہ ہونے سے متوسلین کو اپنا حق جتانے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ اس وجہ سے متوسلین کیلئے ایک آنہ میں (جو ٹکلی کی قیمت تجویز کی گئی ہے) معاوضہ یقینی ہو سکتا ہے۔ یہ ٹکلیاں ہلائی دودھ کی ہیں۔ اور ان پر سُرخ رنگ کی سیلولوس پینٹ چڑھی ہوئی ہے۔ ان میں ۲ دو سوراخ ہیں تاکہ ٹکلیاں گردن میں لٹکائی یا کلائی یا بازو پر باندھی جا سکیں۔ گورنمنٹ ٹسٹ ہاؤس علی پور میں اُن کا باقاعدہ سائنسی امتحان کرنے کے بعد انہیں اس مقصد کیلئے ہر طرح موزوں پایا گیا ہے۔

ٹکلیوں پر ایک سے ۹۹۹۹ تک کے نمبری سلسلوں کی مہر ہے۔ نمبروں کے ہر سلسلے کے پہلے ایک انگریزی حرف تہجی لکھا گیا ہے۔ لہذا حروف تہجی کے ہر سلسلہ میں تقریباً ۲۶۰۰۰ ٹکلیاں ہیں سلسلہ کے نمبر کے نیچے ایک رومن ہندسہ درج ہے چونکہ رومن ہندسوں کی کوئی حد نہیں۔ اس لئے اس انتظام کی وجہ سے لاتعداد ٹکلیاں جاری کی جا سکتی ہیں اور رومن ہندسہ جب حرف تہجی کیساتھ ملا کر پڑھا جائیگا۔ تو اُسی وقت ٹھیک ٹھیک اس علاقہ کا پتہ چل جائیگا۔ جس کی طرف شناخت کی ٹکلی اشارہ کرتی ہوگی۔ تمام صوبائی حکومتوں کے پاس ان علاقوں کی جن میں شناخت کی ٹکلیاں جاری کی جا رہی ہیں نیز امتیازی رومن ہندسوں۔ حروف تہجی اور اجرائیوں کے سلسلہ کے نمبروں کی فہرستیں مہیا کی جا رہی ہیں سلسلہ کے نمبر کے اوپر ہندوؤں کے لئے "ایچ" مسلمانوں کیلئے "ایم" پارسیوں کیلئے "پی" سکھوں کے واسطے "ایس" جینیوں کے واسطے "جے" اور یہودیوں کے لئے "جے۔ ای" اسی طرح مختلف مذاہب کے لئے مختلف مناسب حروف کی مہر لگا کر مذہب ظاہر کیا جا سکتا ہے ٹکلیوں پر مہر لگانا صوبائی حکومتوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ کیونکہ مرکز میں اس قسم کی کوئی کوشش کی جاتی تو فراہمی کے مسئلہ میں پیچیدگی پیدا ہو جاتی صوبائی حکومتیں حسب ذیل ایجنسیوں کی معرفت اُن کی فروخت کا انتظام کر رہی ہیں۔

(۱) ڈاک خانے (۲) تحصیلات (۳) سب رجسٹراروں کے دفاتر (۴) میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ پنچائتیں وغیرہ۔ (۵) بڑی بڑی دکانیں (۶) بڑے بڑے حرفتی کارخانوں کے منیجر۔ (۷) ریلوے ملازمین اور ان کے خاندانوں کے لئے ریلیں۔ (۸) گھر گھر جا کر فروخت کرنے کے لئے ہوائی حملوں کے وارڈن۔

ہر ٹکلی کی فروخت پر خریدار یا اگر وہ ان پڑھ ہو۔ تو فروخت کرنے والا (ایجنٹ) ایک چالان معہ مثنیٰ بھرے گا۔ جس میں حسب ذیل باتیں جلی حروف میں لکھی جائیں گی:-

(۱) ٹکلی کا نمبر اور مذہب کا نشان (۲) جس آدمی کے نام ٹکلی جاری کی گئی ہے۔ اس کا نام اور پتہ۔ (۳) باپ یا خاوند کا نام (۴) ذات یا مذہب کا فرقہ وغیرہ۔ (۵) قریب ترین عزیز کا نام اور پتہ۔

کاربن کاغذ سے نکالی ہوئی ایک نقل بیچنے والے کے پاس ریکارڈ اور حساب کے لئے رہے گی۔ اور اصل ہوائی حملوں سے بچاؤ کے مقامی افسروں کے پاس بھیج دی جائے گی۔ تاکہ ان کے شہری دفاع کے شعبہ اطلاعات میں رکھ لی جائے۔ چونکہ اِن چالانوں کی بہت زیادہ اہمیت ہے صوبائی حکومتوں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ اُن کی تین نقلیں کی جائیں۔ اور اصل معہ ایک کاربن نقل کے اُن کے پاس بھیجی جائے تاکہ نقلیں مخدوش علاقوں کے باہر کسی محفوظ مقام پر رکھی جائیں اور اصل کے ضائع ہو جانے کی صورت میں کام آسکیں۔

صوبائی حکومتیں چالانوں کی چھپائی اور تقسیم کا انتظام کریں گی۔

مقامی شہری دفاع کا شعبۂ اطلاعات اپنی مجروحین و مقتولین کی فہرست میں چالان سے اس شخص کا نام اور پتہ درج کرے گا۔ جس کی وہ ٹکلی ہوگی۔ اور اعزہ کو اطلاع دینے کے وہ طریقے اختیار کرے گا جو صوبائی حکومتیں مقرر کریں گی۔ جب چالان سے یہ ظاہر ہو۔ کہ مجروح یا مقتول کا قریب ترین عزیز فوج میں ملازم ہے۔ تو مجروح یا مقتول کے متعلق اطلاع جلد سے جلد ضلع کے قریب ترین فوجی ہیڈ کوارٹر میں بھیج دی جائیگی۔ تاکہ وہاں سے سپاہی کو خبر دے دی جائے۔

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**لنڈن ۲۹ جون**۔ مسٹر چرچل واشنگٹن سے واپس آنے کے بعد لیبیا کی ناکامیوں کے متعلق آئندہ بحث کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ابھی سر جان وارڈلا دکنسز (وہیڈو) کو قرارداد عدم اعتماد کے صرف ۱۸ حامی ملے ہیں۔ ان میں سابق وزیر جنگ مسٹر ہور بلیشیا اور سر راجر کالیس جیسے ممتاز مقرر بھی شامل ہیں۔ عام خیال کیا جاتا ہے کہ بڑی اکثریت مسٹر چرچل پر اعتماد ظاہر کرے گی۔

**واشنگٹن ۲۹ جون**۔ سمندری محکمہ نے تین امریکی تجارتی جہازوں کے ڈوب جانے کا اعلان کیا ہے۔ ان میں سے ایک جہاز میکسیکو کی خلیج میں ڈوبا۔ جس کا کوئی ملاح بچایا نہیں جا سکا۔ دوسرے دونوں جہازوں کو گئی ہفتے ہوئے دشمن کی ڈبکنی کشتیوں نے مشرقی ساحل سے کئی سو میل کے فاصلہ پر ڈبویا۔ ان دونوں جہازوں کے کئی بچے کھچے آدمی ساحل پر اترے ہیں۔

**نیو یارک ۲۹ جون**۔ دشمن کی غوطہ خور کشتیوں کے ذریعہ اترے ہوئے جرمن ایجنٹوں کی گرفتاری کے بعد امریکہ کے سارے مشرقی ساحل پہرہ اور مضبوط کر دیا گیا ہے۔ یہ پہرہ چوبیس گھنٹہ رہتا ہے۔

**واشنگٹن ۳۰ جون**۔ سینٹ کی جوڈیشل کمیٹی کے دو ممبروں نے آج ایک بیان میں کہا۔ کہ جن آٹھ جرمن جاسوسوں کو امریکہ کے ساحل پر اترنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔ انہیں دوسرے جرمنوں کے لئے مثال قائم کرنی چاہیئے۔ ان کے لئے موت کی سزا بھی بہت کم ہے۔ ان مقدمات کا فیصلہ جلد از جلد ہونا چاہیئے۔ تاکہ دوسرے جرمن جاسوسوں کو پتہ لگ سکے۔ کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔

**لنڈن ۲۹ جون**۔ روسی محاذ سے آج کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ ہٹلر کی وہ فوجیں جو کرسک اور خارکوف کے مشرق کی طرف حملہ آور تھیں۔ اب انہوں نے ایک خاص تجویز کے ماتحت موسم بہار کا جارحانہ اقدام شروع کر دیا ہے۔ انکی تجویز یہ ہے کہ روسی فوجوں کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔

**لنڈن ۲۹ جون**۔ لنڈن کے پارلیمنٹری حلقوں میں اس امر کی زبردست افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ مسٹر چرچل کیبنٹ میں مزید رد و بدل کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ پارلیمنٹری مبصرین کے بیان کے مطابق مسٹر ایمری کی پوزیشن کچھ عرصہ سے اس قدر کمزور ہو رہی ہے۔ کہ ہو سکتا ہے۔ انہیں کسی نوجوان کے لئے جگہ خالی کرنی پڑے۔

**قاہرہ ۲۹ جون**۔ سوموار کو برطانوی ہیڈ کوارٹرز سے جو اعلان شائع ہوا۔ اس میں درج ہے کہ کل سارا دن مرسا مطروح کے جنوب مغرب اور جنوب مشرق میں ہمارے اور دشمن کے موٹری ستونوں میں گھمسان کی جنگ ہوتی رہی۔ جنگ کافی وسیع رقبہ میں ہوتی رہی۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ مرسا مطروح کے آس پاس جنگ بھیانک متحرک اور غیر مبہم ہے بڑے رقبہ میں ایک وحشیانہ اور فیصلہ کن جنگ جاری ہے۔ اعلان کے اس فقرے سے۔ کہ مرسا مطروح کے جنوب مغرب میں اور جنوب مشرق میں جنگ جاری ہے۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن کافی دور تک مشرق کی طرف ہمارے مورچے چیرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ مرسا مطروح اور ڈیلٹا کے درمیان کوئی فائدہ مند پہاڑی علاقے نہیں۔ جب تک اتحادیوں کی آٹھویں فوج زندہ ہے، جنرل رومیل کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔

**مانٹی نیاوو (جنوبی امریکہ) ۲۹ جون**۔ آج صبح یہاں زلزلہ کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔ بہت سے پرانے مکانات تباہ ہو گئے۔ زلزلہ کے وقت خوفناک نظارہ دیکھا گیا جبکہ خوف زدہ لوگ اندھیرے میں گھروں سے باہر نکل آئے۔ کیونکہ زلزلہ کی وجہ سے بجلی فیل ہو گئی تھی۔ زلزلہ کا زیادہ اثر شہر کے سطحی حصہ میں محسوس کیا گیا۔ اور نقصان بھی وہاں ہی ہوا۔ اور ارجن ٹائن کے ایک حصہ میں بھی زلزلے کے طویل اور شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔

**ہونولولو ۲۹ جون**۔ سرکاری طور پر یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ مڈوے کی جنگ میں کم از کم ۱۸ ہزار جاپانی ہلاک کئے گئے۔ ان میں سے چھ ہزار طیارہ بردار جہازوں کے ساتھ اور چار ہزار بار برداری کے جہازوں کے ساتھ سمندر کی تہہ میں چلے گئے۔

**لنڈن ۲۹ جون**۔ لنڈن کے یونانی حلقوں میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ جرمنوں نے کریٹ کے لوگوں کے خلاف دہشت انگیزی کی مہم شروع کر دی ہے۔ ۱۴ جون کو مرکولین میں ۲۲ اشخاص کو جن میں سابق میئر اور مقامی اخبار کے تین اڈیٹر بھی شامل ہیں پھانسی دی گئی۔ اس وقت تک سابق میئر اور ایک سو ایک شخص کو گولی مار دی گئی ہے۔

**کراچی ۲۹ جون**۔ دس حروں کے ایک گروہ نے بیرو مل کے پاس ایک گاؤں پر چھاپا مارا۔ جس کے نتیجہ میں تین حر مارے گئے واقعہ کی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ حروں نے جب چھاپا مارا۔ تو دیہاتی لاٹھیوں سے مسلح ہو کر ان کے مقابلہ میں آ گئے۔ اور سخت مزاحمت کی۔ سات دیہاتی مجروح ہو گئے۔ حر ایک لاش کو چھوڑ جانے پر مجبور ہوئے پولیس حروں کا تعاقب کر رہی ہے۔ کل موضع بالا کے پاس ۱۴ حر گرفتار کر لئے گئے۔

**لاہور ۲۹ جون**۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان ایم۔ اے میں مولوی فضل الرحمٰن خورشید ابن خطیب جامعہ گورنمنٹ کوارٹر (چوبرجی) لاہور پنجاب و صوبہ سرحد میں اول رہے ہیں۔ آپ نے ۴۴۵ نمبر حاصل کئے۔

**بمبئی ۲۹ جون**۔ سول ڈیفنس اور مونسپل فائر بریگیڈ کے آدمی اور برطانوی سپاہی کل رات اور آج دن بھر ایک منہدم عمارت کا ملبہ اٹھاتے رہے۔ یہ لوگ ناسازگار موسم کے باوجود آج دوپہر تک مصروف عمل رہے۔ ۱۶۷ اشخاص ملبہ سے نکالے جا چکے ہیں۔ ان کو شدید ضربات آئی ہیں۔ کم از کم پانچ سو اشخاص ملبہ اٹھانے میں مصروف ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ ابھی بہت سے لوگ دبے ہوئے ہیں۔ بمبئی میں پہلے کبھی ایسا حادثہ نہیں ہوا۔

**لاہور ۲۹ جون**۔ پرائمری اور مڈل سکولوں کے لئے نئے نصاب کے مطابق لکھی ہوئی درسی کتابیں پیش کرنے کی آخری تاریخ حکومت پنجاب نے اکتوبر ۱۹۴۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء تک ملتوی کر دی ہے۔ اس لئے ایسی درسی کتابیں غور کرنے کے لئے ۱۰ اپریل ۱۹۴۳ء سے پہلے نہیں وصول کی جائیں گی۔

**نئی دہلی ۲۹ جون**۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ کنٹرول کی تاریخ مقررہ کر دینے کے بعد کھانڈ تیار کرنے والا کوئی فرد صرف اس شخص کو کھانڈ دے سکے گا۔ یا کھانڈ دینے کا وعدہ کر سکے گا۔ جسے حکومت ہند نے یا کسی صوبائی حکومت نے کھانڈ خریدنے کے لئے اپنا نمائندہ مقرر کیا ہو۔ اس حکم کا اطلاق مقررشدہ تاریخ سے پہلے کئے گئے معاہدوں پر بھی ہوگا۔

**نئی دہلی ۲۹ جون**۔ عوام کو انتباہ کیا گیا ہے، کہ برما کے نوٹ ریزرو بنک کی تمام برانچوں میں صرف ۱۴ جولائی تک کیش کئے جا سکینگے۔ اس کے بعد صرف ان پناہ گزینوں کے نوٹ کیش کئے جائیں گے جب میرو گرڈھ دیماپور اور سلچر میں مقیم ہیں۔

**ناگپور ۲۹ جون**۔ ناگپور ہائی کورٹ کے ایک بنچ نے پنجاب میل میں قتل کے ایک مشہور مقدمہ کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوئے بریت کے حکم کو بدل دیا۔ اور مجرم کو موت کی سزا کا حکم دیا۔

**شملہ ۲۹ جون**۔ کالکا کے نزدیک ریل موٹر پر پچھلے دنوں جو ڈاکہ ڈالا گیا تھا۔ اسکے سلسلہ میں پولیس نے اب تک ۹ اشخاص کو شبہ کی بناء پر حراست میں لے لیا ہے۔ چھ انبالہ میں۔ ایک شملہ میں اور دو کالکا میں حراست میں لئے گئے۔

**کراچی ۲۹ جون**۔ اس ہفتہ سے سندھ میں دشمن کے حملہ سے بچاؤ کا آرڈیننس ۱۹۴۲ء نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کے مطابق سوائے اس قسم کے گھگھو وسل اور گھنٹی کے جنکا مطلب لوگوں کو اطلاع دینا ہو۔ اور جس کی حکام نے اجازت دے رکھی ہو۔ کوئی گھگھو وسل یا گھنٹی بجانے کی ممانعت ہے۔ گھگھو بجنے پر کاروں اور گاڑیوں کو جہاں وہ ہوں ٹھہر جانا ہوگا۔ افسروں کو ان احکام کی تعمیل کرانے کے لئے مکانوں میں داخل ہونے کا اختیار ہوگا۔

**کراچی ۲۹ جون**۔ اعلان کیا گیا ہے کہ سندھ میں تمام مجلسی تقاریب اور جلسے مارشل لاء سے مستثنےٰ ہیں۔ البتہ اس سلسلہ میں ۱۱ بجے رات کے بعد جلوسوں کی اجازت نہ ہوگی۔

**لنڈن ۲۹ جون**۔ غیر سرکاری روسی اطلاعات مظہر ہیں کہ بریانسک کے محاذ پر از سر نو سرگرمی کا آغاز ہو گیا ہے۔ جرمن روسی قلعہ بندیوں کے استحکام کو جانچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

**ملبورن ۲۹ جون**۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ تباہ کن جہاز "نیسٹر" ۱۴ جون کو زبردست بحری اور ہوائی کارروائیوں کے دوران میں بحیرہ روم میں ایک قافلہ کے ہمراہ جا رہا تھا۔ غرق ہو گیا۔ صرف تین اشخاص ہلاک اور ایک سخت زخمی ہوا۔ اس میں ۲۰۰ اشخاص سوار تھے۔

**لورپول ۲۸ جون**۔ مسٹر ارنسٹ بیون وزیر لیبر نے لورپول میں ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اسوقت برطانیہ کے کارخانوں میں جرمنی کی نسبت بہت زیادہ ہوائی جہاز تیار ہو رہے ہیں۔ شمالی افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بیون نے کہا کہ ابھی وہاں لڑائی ختم نہیں ہوئی مجھے آٹھویں فوج پر بڑا اعتماد ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی۔